5/3/97

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر 6 شمارہ 8 | 23 تا 29 شوال المکرم 1417ھ | 3 تا 9 مارچ 1997ء | شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

قاضی حسین احمد فروعی مسائل کی بجائے ملک کے دستور کو اسلامی بنانے کی جدوجہد کریں: ڈاکٹر اسرار احمد

اتوار کی بجائے ہفتہ کو چھٹی کرنے سے ملازمین اور محنت کش طبقے کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ نکاح مسجد میں منعقد کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔

دینی جماعتیں متحد ہو کر چھ نکاتی مطالبے پر مبنی "نفاذ شریعت مہم" منظم کریں۔ عورت کو اشتہارات کی زینت بنانے پر پابندی لگائی جائے۔

لاہور (پ ر) جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد غیر اہم اور فروعی مسائل پر احتجاج کرنے کی بجائے مولانا مودودی کی پیروی کرتے ہوئے ملک کے دستور کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی جدوجہد کریں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے آزاد کشمیر کے دورہ سے واپسی پر مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطاب جمعہ میں کہا ہے کہ دستور پر قرآن وسنت کی بالا دستی نافذ کرنے ہی سے ملک اسلامی ریاست میں تبدیل ہو گا۔ انہوں نے کہا بعض دینی جماعتوں کی طرف سے جمعہ کی چھٹی کے خاتمے پر طوفان برپا کیا جا رہا ہے حالانکہ ملک پر سیکولرازم اور کافرانہ نظام کی حکمرانی قائم ہے اور بینکوں کی شکل میں سود کے اڈے جگہ جگہ قائم ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ دینی جماعتیں متحد ہو کر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے چھ نکاتی مطالبے پر مبنی "نفاذ شریعت مہم" منظم کریں۔ چھ نکاتی مطالباتی مہم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پہلا نکتہ دستور سمیت ہر شعبے اور ہر سطح پر قرآن وسنت کی غیر مشروط حکمرانی کے قیام سے شریعت کی بالا دستی قائم کی جائے۔ ثانیاً قرارداد مقاصد کے منافی دفعات کو دستور سے خارج یا غیر موثر قرار دیا جائے۔ ثالثاً وفاقی شرعی عدالت کے جج صاحبان کی حیثیت کو ہائی کورٹس کے جج صاحبان کے مساوی کیا جائے۔ رابعاً شرعی عدالت پر عائد تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ خامساً حکومت سود کے خلاف دائر اپیل واپس لینے کا اعلان کرے۔ سادساً شریعت کورٹ کی جانب سے دی گئی مہلت کے دوران بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہرین معاشیات کا بورڈ قائم کر کے ان کی سفارشات پر مبنی اسلامی معاشی نظام رائج کیا جائے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے جمعۃ المبارک کی بجائے اتوار کو چھٹی کرنے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام میں ہفتہ وار چھٹی کا کوئی تصور موجود نہیں ہے اور جمعۃ المبارک کے دن کی مکمل چھٹی نہ فرض ہے، نہ واجب اور نہ سنت موکدہ البتہ نماز جمعہ کی دوسری اذان سے خطبہ ونماز جمعہ کی ادائیگی تک کے مختصر وقت میں دنیوی کاموں کو حرام قرار دیا گیا ہے تاہم نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ضروری تیاری کی غرض سے جمعہ سے پہلے کام کی بجائے نماز جمعہ کے بعد کام کیا جائے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اتوار کی بجائے ہفتے کو چھٹی کا دن مقرر کرنے سے ملازمین اور محنت کش طبقے کو زیادہ سہولت ہو گی۔ انہوں نے کہا جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے ماضی میں جمعۃ المبارک کی تعظیم ملحوظ خاطر رکھنے کی بجائے عین نماز جمعہ کے وقت شادیوں اور کھیلوں میں مشغول ہو کر جمعہ کا تقدس پامال کر کے بابرکت دن کی توہین کی جا رہی تھی۔ حکومت اس حوالے سے ایک کمیٹی قائم کر کے ہفتہ وار تعطیل کے لئے موزوں دن کا تعین کر کے موجودہ فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا لڑکی والوں کی جانب سے کھانے کی دعوت غیر اسلامی اور جہیز وبارات ہندوانہ رسومات ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔ نکاح کو مسجد میں منعقد کرنے کا آرڈیننس جاری کیا جائے اور دعوت ولیمہ کو پبلک مقامات پر منعقد کرنے کی ممانعت کر کے ون ڈش دعوت ولیمہ کی اجازت دی جائے۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر شادی والوں کے ساتھ ساتھ شادی گھروں اور ہوٹل کی انتظامیہ کو بھاری جرمانے کئے جائیں۔ انہوں نے کہا شادی کی دعوتوں پر پابندی کا فیصلہ نواز شریف حکومت کا اپنا فیصلہ ہے البتہ میں نے ان کے اس فیصلے کی بھرپور تائید کی ہے اور اس کا کریڈٹ نواز شریف کو دیا جانا چاہئے۔ معاشرے کی اصلاح کی کوششیں دینی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی کامیاب اور نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔ گینگ ریپ کے مرتکبین کو سزائے موت دینے کے فیصلے کے بارے میں انہوں نے کہا بلاشبہ معصوم بچیوں اور خواتین سے گینگ ریپ گھناؤنا اور وحشیانہ جرم ہے تاہم زنا کے مرتکب غیر شادی شدہ شخص کو سزائے موت دینا غیر اسلامی فیصلہ ہے اگرچہ حکومت اس جرم کو روکنے کے لئے دیگر سخت قوانین لاگو کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا محض سزاؤں کے نفاذ سے معاشرے کی اصلاح نہیں ہو گی بلکہ اس کے لئے زنا کے محرکات پر بھی پابندی لگائی جائے۔ بے پردگی، نامحرم مردوں اور عورتوں کی مخلوط محفلیں اور اخبارات وجرائد، ریڈیو، ٹی وی پر جاری عریانی وفحاشی کی مہم بند کی جائے اور ساتھ ہی ڈش انٹینا پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا عورت جیسی قابل احترام ہستی کو اشتہارات کی زینت بنانے پر بھی پابندی لگائی جائے۔

***

ماضی میں جمعۃ المبارک کی حرمت پامال ہو رہی تھی۔ محمد نسیم الدین

لاہور (پ ر) حکومت کی جانب سے جمعۃ المبارک کی بجائے اتوار کو ہفتہ وار تعطیل کے فیصلے کے خلاف جماعت اسلامی سمیت دیگر جماعتوں کا احتجاج اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو سہارا دینے اور مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی کا اظہار معلوم ہوتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین نے کہا جمعۃ المبارک کی تعطیل سے جمعہ کے مقدس وبابرکت دن کا تقدس بری طرح پامال کیا جا رہا تھا۔ خطاب جمعہ اور نماز جمعہ کے دوران شادی بیاہ کے موقع پر آتش بازی اور بینڈ باجے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات کو پامال کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کرکٹ میچ اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں میں نوجوان نسل مشغول ہو کر نماز جمعہ سے غافل ہو چکی تھی۔ نسیم الدین نے کہا کہ جمعہ کے پورے دن کی تعطیل کا اسلام میں سرے سے کوئی تصور موجود نہیں ہے بلکہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد رزق کی تلاش کے لئے زمین میں پھیل جانے کے سورہ جمعہ کی آیت نمبر 10 میں وارد شدہ قرآنی حکم کی بھی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا حکومت کے حالیہ فیصلے سے نہ صرف جمعہ کا تقدس بحال ہو جائے گا بلکہ مسلمانوں کی عظیم اکثریت مسجدوں کا رخ کرے گی۔

***

شریعت کی بالادستی کے ذریعے اسلامی تشخص کو مضبوط بنایا جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

لاہور (پ ر) بھارت سے تجارتی وثقافتی تعلقات کی مشروط بحالی کے ضمن میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن وسنت کی مکمل بالادستی کو دستور کا باقاعدہ حصہ بنا کر ملک کے اسلامی تشخص کو مضبوط اور مستحکم بنایا جائے۔ انہوں نے کہا دستوری اور قانونی سطح پر اسلامی تشخص کے نفاذ کے بغیر بھارت سے تجارتی وثقافتی تعلقات کی بحالی اجتماعی سطح پر خودکشی اور ملک کے اسلامی نظریہ سے انحراف کے مترادف ہو گی۔

مالاکنڈ ڈویژن میں دعوتی سرگرمیاں

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے جب سے مالاکنڈ ڈویژن کو خصوصی اہمیت دینی شروع کی ہے اس وقت سے علاقے میں دعوتی پروگراموں کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ تحصیل میدان ضلع دیر مالاکنڈ ڈویژن کا علاقہ تحریکی لحاظ سے بڑا زرخیز ہے یہاں نفاذ شریعت کی تحریک کے کافی اثرات ہیں۔ مولانا صوفی محمد کے گاؤں کمبڑ میں راقم نے الہدیٰ لائبریری کے افتتاح کے لئے جناب مولانا غلام اللہ کو دعوت دی۔ محترم جناب بروز جمعرات 20 فروری کو کمبڑ پہنچے بعد نماز عشاء سورہ عصر پر درس دیا۔ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی دوسرے روز بعد نماز فجر مولانا حقانی نے سورہ رحمٰن کا درس دیا۔ انفرادی رابطے کے لئے شوکت علی لیکچرر فزکس گورنمنٹ کالج تیمرگرہ ضلع دیر کے لیکچرر جناب شوکت علی سے ملاقات کے علاوہ رشید احمد سے ملاقات ہوئی۔ موصوف انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے فارغ التحصیل ہیں اور تنظیم اسلامی کے فکر سے آگاہی رکھتے ہیں۔ مولانا غلام اللہ حقانی صاحب نے "بعثت نبوی کی امتیازی شان" کے موضوع پر جمعہ کا خطاب کیا۔ الہدیٰ لائبریری کمبڑ میں مولانا نے بندگی رب اور اقامت دین کے موضوع پر خطاب کیا بعد ازاں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی۔

مرتب: احسان الودود حلقہ سرحد

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن کا دورہ کرباٹھ

20 جنوری کو ناظم حلقہ لاہور جناب محمد اشرف وصی نے اسرہ بھنو کرباٹھ کا دو روزہ دورہ کیا۔ لاہور شرقی کے رفیق ڈاکٹر شوکت رؤف اور اسرہ بھنو کے ملتزم رفیق عبداللہ ثانی بھی ناظم حلقہ کے ہمراہ تھے۔ تین رکنی قافلے نے برکی، ہڈیارہ اور بڈھانہ کا دعوتی دورہ کیا۔ نماز عصر اڈے والی مسجد میں ادا کی جہاں شوکت رؤف نے مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر خطاب کیا۔ پروگرام میں 25 سے زائد احباب نے شرکت کی بعد ازاں شرکاء میں قرآن مجید کے حقوق نامی کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ رفقاء اسرہ نے احباب کو بھی مدعو کیا جن کے سامنے ناظم حلقہ نے تنظیم اسلامی کے فکر کو واضح کیا اور احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اگلے روز فجر کے بعد بارہ دری والی مسجد میں جناب محمد اشرف وصی نے قرآن مجید کے حقوق بیان کئے یہاں سامعین کی تعداد سو سے زائد تھی بعد ازاں شرکاء میں کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ ناظم حلقہ نے گورنمنٹ ہائی سکول بیدیاں میں 25 اساتذہ اور تین سو طلباء کے سامنے قرآن مجید کے حقوق بیان کئے بعد ازاں اساتذہ اور سینئر طلباء میں 200 کی تعداد میں قرآن مجید کے حقوق نامی کتابچہ تقسیم کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھنو میں بھی اسی نوعیت کا پروگرام منعقد ہوا۔ اساتذہ اور سینئر طلباء میں 150 کتابچے تقسیم کئے گئے بعد ازاں گورنمنٹ ہائی سکول لدھڑ میں اساتذہ اور طلباء کے سامنے قرآن مجید کے حقوق بیان کرنے کے بعد 125 کتابچے تقسیم کئے گئے۔ عصر کی نماز بھٹہ چوک سے متصل آبادی کی جامع مسجد اہلحدیث میں ادا کی اور نمازیوں کو قرآن مجید کے حقوق سے متعارف کرایا اور 25 کتابچے تقسیم کئے۔ دورہ کے دوران احباب سے فرداً فرداً ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

رپورٹ: حافظ محمد اقبال

قرآن مجید ہمارے لئے دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے: عبدالرزاق

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی کراچی کے دعوتی وتربیتی کیمپ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے ناظم حلقہ کراچی عبدالرزاق نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے نازل فرمایا ہے مگر مسلمانوں کی عظیم اکثریت نے اسے محض حصول ثواب اور ایصال ثواب کا ایک ذریعہ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا قرآن مجید کی عظمت کو ایمان کا حصہ بنا کر اس کی تلاوت کی جائے۔ قرآنی تعلیمات کو سمجھا جائے اور ان پر عمل پیرا ہو کر قرآن کے انقلابی پیغام کو عام کیا جائے۔

نائب امیر تنظیم اسلامی عرب امارات اور قطر کے دورہ پر روانہ ہو گئے

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین 3 مارچ سے حلقہ عرب امارات کے ناظم محمد خالد کی دعوت پر حلقہ عرب امارات اور قطر کے دس روزہ دعوتی وتنظیمی دورے پر لاہور سے دوبئی روانہ ہو گئے ہیں۔

ہفت روزہ

ندائے خلافت

اداریہ

میرٹ کی رٹ

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

3 فروری 1997ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں بر سراقتدار آنے والی مسلم لیگ کی حکومت کے اعلانات اور وعدوں میں "میرٹ" کا تذکرہ خصوصی طور پر نمایاں ہے' اسی طرح جیسے گزشتہ نگران حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی احتساب کی رٹ لگا دی تھی۔ پھر جس صفائی سے نگران حکومت نے احتساب کا جنازہ نکالا اور اپنی بے بسی کا بہانہ تراش کر کھسیانہ پن کا اظہار کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سارا کھیل تو سیاسی "بلیک میل" کا ڈرامہ ہی تھا۔ جب بے نظیر حکومت کی برطرفی کی بنیاد ہی کرپشن تھی جسے جناب صدر کے بقول وہ بہت دنوں سے بادل نخواستہ برداشت کرتے چلے آ رہے تھے تو پھر سانپ کیوں کر سونگھ گیا کہ کوئی پوچھ گچھ نہ ہوئی۔ جناب محمد نواز شریف کے خلاف دائر شدہ کیس کا فیصلہ تو ان کی براءت کے طور پر فوراً صادر ہو گیا مگر بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کی کرپشن کے داستانی قصوں کا کیا بنا؟ دراصل سمجھ میں نہ آنے والے اس معمے نے "احتساب" کے لفظ کو بدنام کر دیا ہے۔ اب اس لفظ کا مطلب بددیانتی پر باز پرس کرنا نہیں ہو گا بلکہ سیاسی "بلیک میل" کرنا تصور ہو گا۔ یہی وتیرہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک رائج رہا ہے اور یہی آئندہ بھی رہنے کا قوی امکان ہے۔ کون اپنے آپ کا یا اپنے ساتھیوں کا چھان پھٹک کے تکلیف دہ عمل سے گزرنا گوارا کرے۔ اگر ایسا ہو جائے تو قرون اولیٰ کی نعمتیں پھر سے لوٹ نہ آئیں۔ موجودہ نسل نے اپنے سیاسی و دینی رہنماؤں سے یہی سیکھا ہے کہ اپنی کامیابی کا راز دوسروں کے کیڑے نکالنے میں مضمر ہے اور یہی سبق آئندہ نسل کو دیا جا رہا ہے۔

اب دیکھیں "میرٹ" پر کاربند ہونے کے دعویٰ کا کیا حشر ہوتا ہے۔ میرٹ نام ہے قابلیت کی دیانتدارانہ پہچان کا' مہارت کی بالادستی کا' غیر جانبداری کا' عدل و انصاف کا۔ دین اسلام کے رہنما اصولوں میں ایمان کے بعد میرٹ ہی ہر عمل میں ممتاز نظر آتا ہے۔ صوابدیدی اختیار میرٹ کی ضد ہے مگر یہی ہمارے ہاں بڑائی کی پہچان سمجھا جاتا ہے۔ کوئی جتنا بڑا ہو اس کا صوابدیدی اختیار اتنا ہی وسیع ہوا کرتا ہے۔ جناب محمد نواز شریف نے وزیر اعظم کے طور پر اپنے پہلے ناصحانہ' محققانہ' مربیانہ اور دلیرانہ خطاب میں فرمایا کہ صوابدیدی اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔ یہ واقعی نہایت خوش آئند فیصلہ ہے مگر ان صوابدیدی اختیارات کے استعمال کے بارے میں کیا کہا جائے گا جس کے نتیجے میں خود میاں صاحب نے اپنی وزارت علیا کے پانچ سالہ دور میں (LDA) ایل ڈی اے کے اربوں روپے کے پلاٹ ارزاں نرخوں پر الاٹ کئے جس نے ایل ڈی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ میاں صاحب کی حکومت نے بے نظیر بھٹو کی جانب سے (CDA) سی ڈی اے کے علاقے میں الاٹ کردہ پلاٹ "کینسل" کر دینے کا حسن فیصلہ کیا ہے مگر یہی فیصلہ اپنے الاٹ کردہ پلاٹوں کے بارے میں کیوں نہیں؟ پھر میرٹ کس شے کا نام ہے' پھر عدل کسے کہتے ہیں' پھر انصاف کے کیا معنی ہیں' دنیا میں نہ سہی' آخرت میں ہی اگر اس عدم انصاف کے بارے میں باز پرس کا احساس ہو تو میاں صاحب یا تو خود اس نقصان کی تلافی کر دیں یا ان لوگوں سے کروا دیں جنہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ ممکن ہے میاں صاحب کے مداحین کی اکثریت کہے کہ اس قصہ پارینہ کو چھوڑو' آگے کی بات کرو۔ چلئے آگے ہی کی بات پر نظر دوڑایئے۔ ٹیلیوژن پر مسلم لیگ کی شاندار کامیابی کے پہلے ہی اعلان کے موقع پر جس قاری نے قرآن مجید کی تلاوت کی وہ مرحوم جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں بڑے مقبول قاری تھے مگر اب طویل مدت سے ٹیلیوژن پر نظر نہیں آئے تھے۔ انہی قاری صاحب نے میاں صاحب کے وزیر اعظم کے طور پر قوم سے خطاب کے موقع پر بھی تلاوت کی باوجود اس کے کہ ان کی تلاوت تجوید کے قواعد پر پوری نہیں اترتی۔ اس تبدیلی میں میرٹ کا کونسا پہلو کارفرما تھا' یا ٹیلیوژن پر خبریں پڑھنے کے لئے اظہر لودھی کی واپسی میں' یا وزیر اعظم کے "پولیٹیکل سیکرٹری" کے طور پر کرنل مشتاق خملی کی "سلیکشن" میں' یا انتظامیہ کے مختلف منصب داروں کی اکھاڑ پچھاڑ میں' یا بعض اہم اداروں کے سربراہوں کی تعیناتی میں؟ ہاں البتہ ان حضرات کی واپسی میں جناب وزیر اعظم کی پسند اور ان کے اعتماد کا عنصر بلاشبہ کارفرما تھا۔ اگر یہی میرٹ ہے' اگر حاکم کی پسند و ناپسند ہی فیصلے کی بنیاد ہے تو پھر موجودہ حکومت کے انقلابی اعلان میں نئی بات کیا ہے' اس میں جدت کونسی ہے' اس میں اصلاح کا پہلو کہاں ہے؟ جس تصور کا عملی مظاہرہ اب تک ہوا ہے اور جو انصاف صدی سے رائج ہے اسی کا نام جاگیرداری ہے اور یہ جاگیرداری زمینی جاگیرداری سے زیادہ خطرناک ہے۔ گلوگیر بدحالی سے چھٹکارا پانے کے لئے از بس ضروری ہے کہ قانون کی پاسداری کی جائے اور اس کا اطلاق ہر ایک پہ ایک جیسا ہو' اور اپنے پرائے کی تفریق کئے بغیر میرٹ کا اصول پوری دیانتداری سے رائج کر دیا جائے۔

ہار جیت —— نجیب صدیقی

تخلیق آدم کے ساتھ ہی ہار جیت کا سلسلہ جاری ہے۔ آدم اس لئے جیت گئے کہ انہوں نے غلطی کے بعد توبہ کر لی' ابلیس اس لئے ہار گیا کہ اس نے غلطی کو تسلیم کرنے کی بجائے تکبر اختیار

حزب اللہ اور حزب الشیطان میں سے ہم کس کے ساتھ ہیں؟

کیا۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ہابیل جیت گیا اور قابیل ہار گیا۔ قابیل نے نفس پرستی اختیار کی اور ہابیل تقویٰ کی راہ پر گامزن رہا۔ قابیل نے دنیا کو ترجیح دی جب کہ ہابیل نے آخرت کو اپنا نصب العین بنایا۔ یہ کشکش' یہ سلسلہ قیامت تک

حق و باطل کے مابین کشاکش قیامت تک جاری رہے گی

جاری رہے گا جسے ہم حق و باطل کی کشکش کا نام دے سکتے ہیں یہ کشکش خواہ فرد کی سطح پر ہو یا جماعت کی سطح پر ہو یا قوموں اور حکومتوں کے درمیان ہو جیت اہل حق کے لئے مقرر ہے۔ اہل باطل بظاہر دنیا میں

برائی کے راستے پر چلنے والوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہی ہے

کامیاب نظر آئیں ہار ان کا مقدر ہے۔ ہابیل بظاہر دنیا میں ہارتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر وہ جیت گیا اور قابیل دنیاوی اعتبار سے کامیاب نظر آتا ہے مگر وہ ہار گیا۔ دنیا میں ہمیشہ دو گروہ رہے ہیں ایک حزب اللہ ہے دوسرا حزب الشیطان۔ یہ دونوں گروہ ہمیشہ ایک دوسرے سے برسرپیکار رہے ہیں۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

حزب اللہ کے سرخیل انبیاء علیہ السلام ہیں اور حزب الشیطان کے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے حق اور اہل حق کا مقابلہ کیا۔ ان میں فرعون' نمرود' ابوجہل' ابولہب کا ذکر نمایاں ہے۔ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً قوموں کے سربرآوردہ لوگوں نے حق کا راستہ روکا اور حزب الشیطان کے گروہ میں شامل ہوئے۔ ایسے لوگوں کو قرآن "مترفین" کے نام سے نمایاں کرتا ہے۔

نسل آدم کے یہ دونوں سلسلے جو قابیل و ہابیل سے شروع ہو کر قیامت تک چلتے رہیں گے۔ انبیاء علیہ السلام دنیا میں اس لئے بھیجے گئے کہ وہ ان دونوں سلسلوں کی نشاندہی کریں اور دونوں کے انجام سے لوگوں کو باخبر کر دیں۔ وہ اپنے ساتھ کتاب ہدایت بھی لائے جس میں تفصیل کے ساتھ ان دونوں گروہوں کے انجام کا ذکر ہے۔ شیطان کے راستے پر چلنے والی قوموں کے انجام کا ذکر ہے جو دنیا سے مٹا دی گئیں اور ان قوموں نے اپنی آخرت بھی برباد کر لی اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرنے والوں کے لئے بشارتیں اور ان سے ہونے والے حسن سلوک کا ذکر اور انعام و اکرام کی بارشوں کی خوشخبری بھی دی۔

ہر قوم میں دونوں گروہوں کا سراغ ملتا ہے وہ جو مٹا دی گئیں اور وہ بھی جو بچائی گئیں۔ برائی پر چلنے والوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہی ہے اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے والے ہمیشہ تھوڑے رہے ہیں۔ دنیا کی چمک دمک پر نثار ہونے والے آج بھی عظیم اکثریت میں ہیں ان کی کثرت دیکھ کر یہ مغالطہ ہوتا ہے

دولت جمع کرنے کی دوڑ میں برسراقتدار طبقہ سب سے آگے ہے

کہ وہ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں مگر ایسا نہیں ہے۔ کامیاب زندگی تو ان قلیل لوگوں کی ہے جو ان نامساعد حالات میں حق کی راہ پر ڈٹے رہتے ہیں۔ جم جاتے ہیں اور مصائب جھیل کر دنیا کی چند روزہ زندگی گزار دیتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں اتنی بڑی کامیابی ہے جس کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ یہ دونوں گروہ حزب اللہ اور حزب الشیطان ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ آج بھی چشم بینا رکھنے والے ان گروہوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

ایک وہ گروہ جو دنیا اور محض دنیا کے لئے وجود میں آیا ہے اور اس کی دعوت بھی اس دھرتی اور اس کے اسباب کے لئے ہے اس کی کوششوں کا محور دنیا کی کامیابی ہے اور دنیا میں عروج سے حب جاہ اور حب مال اس کا معیار ہے اس کے لئے سربلندی کا معیار بڑے بڑے عہدے اور بڑی بڑی کوٹھیاں اور مکانات ہیں۔ دوسرا گروہ جس نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے جس کی دعوت کا محور و مرکز آخرت کا حصول ہے دنیا سے بہرحال آج نہیں تو کل گزر جانا ہے۔ اس لئے کہ دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

اصل حقیقت اور اصل کامیابی تو آخرت میں سرخرو ہونا ہے۔ اس گروہ کا ذکر جب قرآن کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عموماً "غرباء" کی تعداد زیادہ رہی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کو اپنی ضرورت سے زیادہ استعمال نہیں کرتے۔ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں۔ دنیا میں ان پر طنز و تعریض کے تیر برسائے جاتے ہیں وہ خندہ پیشانی سے اس کو برداشت کرتے ہیں۔ انہیں ہر قدم پر دشواری کا سامنا ہوتا ہے مگر وہ اس دشواری کو آخرت کے لئے جھیل جاتے ہیں' ثابت قدم رہتے ہیں یہ اپنے مشن میں صبح و شام لگے رہتے ہیں دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں یہ نسل انسانی کے خیر خواہ ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ ہر فرد و بشر کی اصلاح چاہتے ہیں۔ ان کا وجود خود معاشرے کے لئے محبت کی علامت بن جاتا ہے۔ سلیم الطبع لوگ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دنیا کے پجاری ان کے خلاف کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ دنیا بھی بھرپور مل جائے اور آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہو' اس کے لئے وہ کبھی حزب اللہ کے گروہ میں چلے جاتے ہیں اور کبھی حزب الشیطان کی جماعت میں نظر آتے ہیں یہ نہ ادھر میں ہوتے ہیں نہ ادھر میں ہوتے ہیں۔ قرآن کے فرمان کے مطابق خسارہ ان کا مقدر ہے۔

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا وزن ہماری صلاحیتیں ان دونوں میں سے کس کے لئے موقوف ہے۔

تنظیم اسلامی کے اسرہ جات کے نقباء کے نام محترم امیر تنظیم کا پیغام

عزیز ساتھیو! انسان اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی درست طریقے سے اسی وقت کر سکتا ہے جب اسے اپنی ہستی کا ادراک ہو جائے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنا کر اپنی دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔ پھر اس نے مزید یہ احسان کیا کہ ہمیں امت محمدیہؐ میں پیدا فرمایا۔ انسان کا اپنی تخلیق پر کوئی اختیار تو ہے نہیں۔ اللہ چاہتا تو ہمیں حیوان بھی بنا سکتا تھا وگرنہ ہندو' سکھ' عیسائی یا پارسی ماں باپ کے گھر پیدا کر دیتا۔ اس نے ہمیں عام مسلمانوں کی طرح ایک "نسلی" مسلمان بھی نہیں بنایا بلکہ ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس کے دین کو شعوری طور پر سمجھ کر اس کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے ایک قدم آگے بڑھ کر ایک منظم جدوجہد میں شامل ہوئے۔ بحیثیت نقیب اسرہ آپ پر مزید یہ احسان ہوا کہ آپ کو لوگوں کی رہنمائی کے لئے چن لیا گیا۔ سب سے پہلے لفظ نقیب کی اہمیت پر غور فرمائیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انصار میں سے بارہ نقیب یعنی سردار منتخب کرتا ہوں۔ آپ غور فرمائیں کہ یہ نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے کسی نے بتایا کہ انتخاب کے وقت جبرئیل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارے سے بتاتے جاتے تھے کہ فلاں شخص کو نقیب بنائیں۔ اسی تناظر میں آپ اپنے مقام و مرتبہ پر غور فرمائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رشک کرنے والوں کو اپنی قسمت پر رشک کرنا چاہئے تو پھر میں ایسا کیسے نہ کروں۔

بعض نقباء کہتے ہیں کہ جناب ہم تو نقیب بننا نہیں چاہتے تھے ورنہ ہم میں اتنی صلاحیت کہاں کہ نقیب کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھا سکیں۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اور خزرج کے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "میں تم میں سے بارہ نقیب منتخب کروں گا تم میں سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ مجھے نقیب کیوں نہیں بنایا گیا میں اس کے لئے مامور ہوں۔ جس طرح حکم ہے اسی طرح کروں گا"۔ اب آپ غور فرمائیں کہ وہ مقامی امیر جس نے آپ کو نقیب منتخب کیا ہے وہ خود بھی تو "مامور" ہے امیر تنظیم کی طرف سے جن کے ہاتھ پر آپ نے سمع و طاعت کی بیعت کر رکھی ہے۔ تو پھر یہ حیص بیص کیوں؟

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ عظیم کام ہے کیا جس کے لئے آپ کو نقیب مقرر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی قوم میں دین کی اشاعت و تبلیغ کے کفیل اور ذمہ دار ہو جیسے حوارین عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفیل تھے اور میں اپنی قوم یعنی مسلمانوں کا کفیل ہوں"۔ یہ بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ ہجرت سے قبل کا ہے اور دین کے غلبہ کے لئے اقدام کا مرحلہ تو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیش آیا۔ لیکن دین کی اشاعت و تبلیغ تو اسی مشن کا حصہ ہے اور آج جو آپ اپنے اسرہ کے رفقاء کے کفیل بنائے گئے ہیں تو اس حوالے سے ان کی تربیت بھی اسی اہم مشن کا حصہ ہے جسے آپ نے اسلام کے نشاۃ ثانیہ کی جدوجہد کے لئے قبول کیا ہے۔ اب آپ کا اپنی ذمہ داری کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری ہے؟ یقیناً ہرگز ایسا نہیں۔ آپ کی اپنی حیثیت عام مسلمانوں کے مقابلے میں بہت بلند تر ہے دوسرے آپ کو وہ عظیم ذمہ داری سپرد کی گئی ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کے نقیبوں کے حوالے کیا تھا۔ آپ کے اسرہ کے رفقاء کو لازماً پیش قدمی کرنی چاہئے۔

باقی صفحہ ۳۳ پر

ڈیرہ اسماعیل خان کے شیر محمد اعوان کے مکتوب کے جواب میں ناظم اعلیٰ عبدالخالق کی تحریر

"پاکستان میں شیعہ سنی مفاہمت کی اہمیت اور اس کے لئے موثر اور ٹھوس اساس" نامی کتابچے پر آپ کا "فوری" رد عمل وہی ہے جو ایک عام غیرت مند سنی مسلمان کا پاکستانی غالی شیعہ حضرات کے طرز عمل کے حوالے سے عمومی طور ہونا چاہئے۔ اگر آپ سنجیدگی' ٹھنڈے دل ودماغ اور دلائل کے ساتھ بات سننے پر آمادہ ہوں تو میری آئندہ کی تحریر پڑھئے گا ورنہ ابھی سے اس خط کو پھاڑ کر پھینک دیجئے۔

محترم اس وقت پوری دنیا کا واحد استعمار ایک سپر طاقت کی حیثیت میں امریکہ ہے جس کے پس پشت یہود نے اپنے عزائم کے لئے امریکہ کو آلہ کار بنا رکھا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کی شکل میں ان کے عزائم یہ ہیں کہ دنیا میں کوئی طاقت ایسی نہ رہے جو کبھی بھی ان کے مقابل کھڑی ہو سکے۔ عظیم روس کے ٹکڑے وہ کر چکے اسی طرح امریکہ کے بھی وہ ٹکڑے کریں گے لیکن اس سے قبل امریکہ کے ذریعے وہ مستقبل کے خطرات سے نبرد آزما ہونا چاہتے ہیں اس وقت مقابلہ عسکری قوت سے بڑھ کر تہذیبوں کا ہو چکا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پوری دنیا ہماری تہذیب میں رنگی جائے۔ فحاشی' عریانی' بے راہ روی سے اخلاق کا دیوالیہ نکال دیا جائے یہ تو آپ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ جب کسی قوم میں بحیثیت مجموعی عیاشی اور لہو لعب در آتا ہے تو وہ قوم بے غیرت بن جاتی ہے اور بے غیرت قوم لڑنے کے جوہر سے عاری ہو جاتی ہے۔

قصہ مختصر اس وقت ان کے سامنے دو تہذیبیں چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں ایک چین کی کنفیوشس تہذیب اور دوسری مسلمانوں کی تہذیب سر فہرست ہیں کنفیوشس تہذیب کی بات کو چھوڑتا ہوں ویسے اس وقت چین میں بھی مسلمانوں اور مقامی آبادی کے مابین جھگڑا کھڑا کرنے میں یہودی کامیاب ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ دو تہذیبیں کسی طور بھی اکٹھی ہو کر ان کے لئے بڑا خطرہ بن جائیں۔

اب آیئے مسلم تہذیب کی طرف' آپ تسلیم کریں گے کہ مسلم تہذیب کے اندر بے پناہ قوت موجود ہے اور اس گئے گزرے دور میں بھی لوگ اپنے عقائد' اپنے مذہب کے لئے جانیں دینے دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہماری یہی خوبی ہمارے دشمن کے لئے سب سے بڑے خطرے کی بات ہے۔ ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مابین مختلف گروہ بندیوں کو ہوا دے کر ہماری قوت کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کروا کر ہمیں کمزور کر دے اور کمزور مسلمانوں پر وہ آسانی سے قابو یافتہ ہو جائے۔ پہلے اس نے ایران عراق جنگ کروائی اس وقت تمام عرب ممالک نے عراق کا ساتھ دیا۔ ایران کی معیشت کا بیڑا غرق کروایا لیکن وہ سخت جان ثابت ہوا تو عربوں کو عراق کے خلاف کر دیا اور عراق جس کے ایٹمی قوت ہونے کا احتمال تھا اس کا ایسا بیڑا غرق کیا کہ وہ غریب تو اب اٹھنے کے قابل ہی نہیں رہا۔ مزید براں خلیج کی جنگ کی آڑ میں امریکی فوجوں کو سعودی عرب' امارات اور کویت میں اتارا اور اس کے ذریعے ان کی تیل کی دولت ہڑپ کر رہا ہے اب آئندہ امریکہ کا ٹارگٹ نمبر ایک ایران ہے۔

محترم اس وقت اس نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ اگر کر سکتا ہے تو وہ ایران' پاکستان' افغانستان اور روس ترکستان کی نو آزاد مسلم ریاستوں کا ایک مضبوط بلاک ہے۔ یہ مضبوط بلاک ہی آخری چٹان ثابت ہو سکتی ہے ورنہ یہ نیو ورلڈ آرڈر ایک ایک کر کے سب کو ہڑپ کرتا چلا جائے گا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اکٹھے ہوں متحد ہوں اور شیعہ سنی اختلافات کو سر دست پس پشت ڈال دیں۔ کیا ماضی قریب میں ایسے متعدد واقعات نہیں ہو چکے جب اہل سنت والجماعت اور شیعہ حضرات کے مابین اشتراک عمل بھی ہوا اور اس کے مفید نتائج بھی نکلے۔ جن 31 علماء نے دستور اسلامی کے لئے 22 متفقہ نکات پیش کئے ان میں شیعہ علماء بھی شامل تھے پھر 53ء کی اینٹی قادیانی تحریک ہو یا 63ء میں غیر اسلامی عائلی قوانین کے خلاف مشترک لائحہ عمل ہو یا 70 کی دہائی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کا معاملہ ہو یا 77ء کی نظام مصطفیٰ کی تحریک ہو ان تمام مواقع پر شیعہ برادری سنی برادری کے شانہ بشانہ رہی تو اب ایسا کیا معاملہ ہو گیا کہ ہم اپنے مشترکہ دشمن کے مقابلے میں اکٹھے نہ ہو سکیں۔

میری بات کو اگر آپ غلط انداز میں لے جائیں تو عرض کروں کہ قرآن حکیم کے معاملے میں بھی اس کی طباعت اور اس کو وسیع پیمانے پر تقسیم کرنے کے حوالے سے اگرچہ سعودی عرب پہلے نمبر پر ہے لیکن دوسرے نمبر پر سرکاری سطح پر اس کی طباعت کا جس بڑے پیمانے پر اہتمام ہوا ہے تو وہ ایران ہے اور وہ یہی مصحف عثمانی ہی ہے۔ سوڈان میں خالص سنی اسلامی حکومت کو سرکاری سطح پر اخلاقی اور مالی امداد اگر ملی تو وہ بھی ایران کی جانب سے۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا ذکر آپ نے کیا ہے تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ انہیں بھی اب آہستہ آہستہ عقل آ گئی ہے چنانچہ پہلے انہوں نے اس نام میں سے "نفاذ" کا لفظ نکالا اور پھر "فقہ" کا چنانچہ اب یہ صرف وہ "تحریک جعفریہ" ہے۔

اب آیئے اس تجویز کی جانب جو مفاہمت کے ضمن میں ہماری جانب سے پیش کی جا رہی ہے۔ وہ تجویز یہ ہے کہ اگر پاکستان کے شیعہ حضرات نفاذ اسلام کے لئے اسی اصول کو تسلیم کر لیں جو اس مسئلے کے حوالے سے ایران کے دستور میں درج ہے یعنی کسی بھی اسلامی ملک میں پبلک لاء وہاں بسنے والے مسلمانوں کے اکثریتی مسلک کی بنیاد پر بنے جب کہ باقی مسالک پرسنل لاء میں آزادی حاصل ہو یعنی ایران میں شیعہ حضرات کی اکثریت کی بنیاد پر وہاں پبلک لاء فقہ جعفریہ کی بنیاد پر ہے تو پاکستان میں اہل سنت والجماعت کی اکثریت کی بنیاد پر یہاں پبلک لاء سنی ہو گا جب کہ پرسنل لاء یعنی نکاح طلاق' نماز' روزہ شیعہ حضرات اپنی فقہ کے مطابق کر سکیں گے۔

اپریل 96ء میں میری کوٹ لکھپت جیل میں سپاہ صحابہ کے اکابرین مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید اور مولانا اعظم طارق صاحب سے ملاقات ہوئی تھی دیگر موضوعات پر گفتگو کے علاوہ ان کے سامنے جب شیعہ سنی مفاہمت کی اس اساس کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے بلا تامل فرمایا تھا کہ اس بنیاد پر اگر مفاہمت ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

نقیب اسرہ کا عہدہ غیر معمولی ذمہ داری کا نام ہے

اگر پیش قدمی نہیں ہو رہی تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ آپ اور آپ کے رفقاء کے ذہن میں دعوت واقامت دین کی فکر کی کمی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ آپ کو رفقاء کے دس بنیادی اوصاف پر نظر ڈالی چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ کن بنیادی فرائض میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ یاد رکھئے کہ آپ کی تحریک کی بنیاد دعوت رجوع الی القرآن پر ہے اور اس کی چوٹی غلبہ دین کی جدوجہد ہے۔ قرآن سے رشتہ جوڑیئے۔ **"واعتصموا بحبل الله جميعا"** کے قرآنی حکم کی عملی تصویر بن جایئے۔ ہم اور آپ خوش قسمت ہیں کہ قرآن کا انقلابی فکر امیر محترم کی آواز میں ہمیں دستیاب ہیں کم از کم ہفتہ میں ایک کیسٹ کی سماعت کو اپنے اوپر لازم کر لیجئے۔ اگر آپ اس کو اپنا معمول بنا لیں گے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کے اندر قرآنی علم میں اضافہ کی پیاس پیدا ہو گی۔ پھر آپ خود بھی مختلف تفاسیر کا مطالعہ کریں گے اور اپنے رفقاء کو بھی کہیں گے کہ وہ یہ کام ضرور کریں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اگر آپ اپنے رفقاء کو ایسا کرنے پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ ہمارے قدم آگے بڑھیں گے۔ بحیثیت نقیب آپ کا بنیادی فریضہ اپنے رفقاء کو اقامت دین کے فریضے کی جدوجہد کی یاددہانی کرواتے رہنا ہے۔ یہ میثاق خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور احکام شریعت کی اتباع کا میثاق ہے۔ آپ عہد نامہ رفاقت تنظیم اسلامی پر بھی غور کریں۔ اس کی ابتدا کلمہ شہادت کے ذریعہ تجدید ایمان' توبہ اور تجدید عہد سے ہوتی ہے جو ہم نے اللہ سے کر رکھا ہے۔ ہجرت وجہاد کا عہد تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اب چونکہ اس عہد کا ایفاء تن تنہا نہیں ہو سکتا لہٰذا ہم تنظیم اسلامی کی اجتماعیت سے جڑے ہیں اور تنظیم اس وقت تک پیش قدمی کر نہیں سکتی جب تک کے اس کے امیر کے ہر حکم کی اطاعت نہ کی جائے جو معروف میں ہے ہم نے امیر تنظیم اسلامی سے جو سمع وطاعت کی بیعت کی ہے اس میں امیر تنظیم کی حیثیت تو ثانوی ہے جب کہ اصل عہد تو ہمارا اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اسے اپنے ہر رفیق کے ذہن میں راسخ کرنا ہے۔ جب آپ اپنے رفقاء کو اس عہد کی یاد دہانی کروا رہے ہوتے ہیں تو گویا خود بخود آپ کی اپنی ذات کو بھی یاد دہانی ہوتی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کی بارھویں آیت میں فرمایا ہے **ولقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل وبعثنا منهم اثني عشر نقيبا** دیکھئے اللہ تعالیٰ نے لفظ نقیب کو اپنے کلام میں شامل کیا ہے پس رشک کیجئے اپنے منصب پر۔ **وقال الله اني معكم** یعنی بنی اسرائیل سے معاہدہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انکے بارہ خاندانوں کے سرداروں کو ذمہ دار ٹھہرایا اور ان سے ارشاد فرمایا **اني معكم** یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے میثاق کی پابندی کی اور دوسروں سے پابندی کرانے کا عزم کیا تو میری امداد ونصرت تمہارے ساتھ ہو گی اور جسے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو جائے وہ بھلا راہ حق میں کیسے پیچھے رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں راہ حق میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو جائے وہ راہ حق میں کیسے پیچھے رہ سکتا ہے!

ضلع بہاولنگر میں رفقائے تنظیم اسلامی کی سرگرمیاں

ضلع بہاولنگر کی تحصیل ہارون آباد اور بہاولنگر میں تنظیمی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بہاولنگر میں گزشتہ ایک سال سے ناظم حلقہ پنجاب جنوبی جناب مختار حسین فاروقی ماہانہ درس دے رہے ہیں۔ بہاولنگر میں تنظیم اسلامی کے حامیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہانہ درس قرآن کی محفل کا انعقاد محمد تنویر اور محمد یوسف پراچہ کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ تحصیل ہارون آباد میں اسرہ قائم ہو چکا ہے۔ مقامی احباب کے تعاون سے راقم کے دروس قرآن کا سلسلہ مختلف مقامات پر جاری ہے۔ گزشتہ ماہ سے انجینئر مختار حسین فاروقی کا ماہانہ درس شروع ہو چکا ہے۔ 16ر فروری کو دوسرے ماہانہ درس کا انعقاد کیا گیا۔ درس کی کامیابی کا سہرا تنظیم کے پرانے ساتھی میاں عبدالرؤف سابق ایم این اے کے سر ہے۔ میاں عبدالرؤف نے 88 میں تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ راقم نے تنظیمی سرگرمیوں کا آغاز کیا تو عبدالرؤف صاحب سے بھی رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے تنظیمی سرگرمیوں میں بھرپور تعاون کی پیشکش کی۔ 16ر فروری کو ناظم حلقہ انجینئر مختار حسین فاروقی کے دورہ کا پروگرام دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلا پروگرام میاں عبدالرؤف صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں علاقے کے تعلیم یافتہ لوگوں کو دعوت دی گئی تھی۔ دوسرا پروگرام درس قرآن کے عنوان سے بلدیہ ہارون آباد کے جناح ہال میں منعقد ہوا۔ میاں عبدالرؤف کے تعاون سے پروفیسرز صاحبان ڈاکٹر حضرات کے وکلاء اور دیگر تعلیم یافتہ طبقے سے رابطہ کر کے انہیں پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ ملاقاتوں کے دوران احباب کو تنظیم اسلامی کا لٹریچر دیا گیا۔ بلدیہ ہال کے درس میں 65 افراد نے شرکت کی۔ بلدیہ ہال میں مختار حسین فاروقی نے سورہ الجمعہ کا درس دیا۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء کو اگلے ماہانہ درس کی تاریخ اور وقت سے مطلع کیا گیا۔ بہاولنگر کے بلدیہ ہال کا درس دو احباب جناب محمد تنویر اور محمد یوسف پراچہ کے تعاون سے منعقد ہوا۔ درس کے بعد بعض اخبارات نے ناظم حلقہ سے خصوصی ملاقات کی۔

رپورٹ: محمد منیر احمد
نقیب اسرہ ہارون آباد

حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کا ہفت روزہ دعوتی دورہ

لاہور (نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم محمد اشرف وصی کی قیادت میں لاہور سے لمہنگ موڑ ضلع قصور کے لئے سات روزہ دعوتی قافلے نے ضلع قصور کے مختلف علاقوں کا دعوتی دورہ کیا۔ کھلن' ٹھاڑ اور شالکوٹ کے مقامات میں تفہیم دین کورس منعقد ہوئے جن میں 25 اور 35 احباب نے شرکت کی۔ کھڈیاں' حجرہ شاہ مقیم' لمہنگ موڑ' چونیاں کی 15 مساجد میں دروس قرآن ہوئے جب کہ 4 سکولوں میں دین کی دعوت پہنچائی گئی۔ دعوتی دورے میں 8 رفقاء نے مکمل طور پر جب کہ 9 رفقاء نے دو روزہ بنیادوں پر نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ مقررین میں ناظم حلقہ محمد اشرف وصی' محمد اقبال' فیاض حکیم' فتح محمد قریشی اور ڈاکٹر شوکت رؤف شامل تھے۔

فیروز والا میں ہفتہ وار درس قرآن کا آغاز

تحصیل کھاریاں میں قرآنی پیغام

ماہ صیام کے آغاز سے قبل طے کیا گیا کہ رمضان المبارک میں دروس قرآن کے پروگراموں کو وسعت دی جائے چنانچہ چار دیہات کو ہدف بنا کر کام کا آغاز کیا گیا۔ گاؤں چھچھاں کی جامع مسجد میں بعد نماز فجر درس قرآن ہوا۔ حاضری تقریباً بیس احباب پر مشتمل تھی۔ اسی گاؤں کی دوسری مسجد میں دعوتی پروگرام نماز فجر کے بعد منعقد ہوا۔ تیسرا پروگرام بنور شریف کی مسجد میں درس قرآن کے عنوان سے ہوا۔

6ر رمضان المبارک کو بھدر گاؤں میں مسجد قاری عطاء اللہ میں درس قرآن ہوا۔ قاری صاحب نے مہربانی کرتے ہوئے درس کی نہ صرف اجازت دی بلکہ بھرپور طریقے سے حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

8ر رمضان المبارک کو جامع مسجد چھچھاں میں راہ نجات کے موضوع پر دوسرا درس ہوا۔ 10ر رمضان المبارک کو اسی گاؤں کی دوسری مسجد میں درس قرآن ہوا۔ مسجد کے خطیب مولانا الطاف حسین شاہ صاحب نے تعاون کرتے ہوئے درس قرآن کے پروگرام منعقد کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ 15ر رمضان المبارک کو جامع مسجد چھچھاں میں تیسرا درس ہوا جہاد بالقرآن کے موضوع پر خطاب کیا گیا۔ 16ر رمضان المبارک کو جامع مسجد بنور میں "عظمت قرآن" کے عنوان سے خطاب ہوا۔ مذکورہ بالا تمام پروگراموں کے انعقاد میں جناب محمد ارشد اور جاوید صاحب نے خصوصی تعاون کیا۔ 17ر رمضان المبارک کو تیسرا درس ہوا۔ 18ر رمضان المبارک کو کھجور والی مسجد میں درس قرآن دیا یہاں احباب کی حاضری ستر کے قریب تھی۔ 22ر رمضان المبارک کو چوتھا درس ہوا۔ 23ر رمضان المبارک گاؤں بنور شریف کی مسجد میں آیہ بر کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ 24ر رمضان المبارک کو گاؤں کی دوسری مسجد میں چوتھا درس ہوا۔ 27ر رمضان المبارک کو کھجور والی مسجد میں سورہ العصر پر درس منعقد کیا گیا۔ 28ر رمضان المبارک کو جامع مسجد بنور میں درس ہوا۔ حاضری احباب پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی مساجد کو قرآنی محفلوں سے سجانے کی توفیق دے اور ہمارے قلوب واذہان کو قرآن کی لذت سے بہرہ مند فرمائے آمین۔

ماہ صیام کے پروگراموں کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی کہ انسانی فطرت کے اندر اس فطری پیغام کی پیاس موجود ہے جو اس پیغام سے تسکین بھی حاصل کرتی ہے۔ بشرطیکہ قرآن کو اس کی اصل روح ہی میں پیش کیا جائے نہ کہ مسلک گروہ فرقہ یا جماعت کے موقف کی تائید کے لئے بطور ڈھال پیش کیا جائے۔"

جمشید رضا گجر' نقیب اسرہ کھاریاں

رفقائے ایبٹ آباد کا دعوتی اجتماع

ایبٹ آباد کے اسرہ جات کا مشترکہ دعوتی اجتماع بلال مسجد مغل پورہ ایبٹ آباد میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا اہتمام نقیب اسرہ مغلپورہ جناب محمد حفیظ نے کیا۔ حسب پروگرام رفقاء مسجد بلال پہنچ گئے۔ ذوالفقار صاحب نے خطاب جمعہ میں آیہ بر کے مضامین کی وضاحت کی۔ انہوں نے ایمان حقیقی اور اس کا نیکی اور اعمال صالحہ سے تعلق اور ایمان کے حصول کے ذرائع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور لوگوں کو دعوت رجوع الی القرآن کی جانب متوجہ کیا۔

رپورٹ: محمد ہارون قریشی' ایبٹ آباد

رجسٹرڈ ایل نمبر CL 127
شمارہ
جلد
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس' لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر : عاکف سعید
معاون مدیر : نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس : A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون : 6305110 - 6316638

تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین کا میاں نواز شریف کے نام خط

سودی نظام کے خاتمے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے صلح کیجئے

مملکت خداداد پاکستان کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے پر میری جانب سے دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ذریعے اہل پاکستان کو ملک کے اقتدار اعلیٰ کو اسلام کی سربلندی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بروئے کار لانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب میاں صاحب! بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پوری زندگی میں کامل اطاعت و فرمانبرداری کریں اس کے بغیر "**ادخلو فی السلم کافہ**" کا قرآنی حکم شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر شریعت اسلامی کے احکامات کو بے چون وچرا تسلیم کرنے ہی میں ہماری دنیا اور آخرت کی فلاح و کامیابی پوشیدہ ہے۔ اس وقت موجودہ دور کی انسانیت کو بھیانک ظالمانہ معاشی نظام کا سامنا ہے۔ سود پر مبنی معاشی نظام نے افراد اور اقوام سے آزادی و حریت جیسی لازوال دولت کو چھین لیا ہے جب کہ خود ہمارا ملک بھی عالمی مالیاتی اداروں کے "چنگل" میں جس برے طریقے سے جکڑا ہوا ہے اس سے آپ سے زیادہ کون باخبر ہو سکتا ہے۔

سودی نظام کی موجودگی نہ صرف خدا اور رسول کے واضح احکامات سے متصادم ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان جنگ کے مترادف ہے۔ ہم اپنی اس جنگ کو سودی نظام ختم کر کے صلح و آشتی میں بدل سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی غیبی تائید حاصل ہو گی۔ لہٰذا ایک مسلمان ملک کے مسلمان وزیر اعظم کی حیثیت سے آپ کی اولین اور اہم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ آپ سودی نظام کے خاتمے کے لئے فوری اقدامات کریں۔ مجھے یقین کامل حاصل ہے کہ اگر آپ نے سودی نظام کے خاتمے کو اپنی پہلی ترجیح بنا لیا تو اللہ ہر قدم پر آپ کی اور اہل پاکستان کی مدد و رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ میری آپ سے دردمندانہ اور مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ

اولاً وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے بینک انٹرسٹ کی حرمت کے فیصلے کے خلاف دائر کردہ اپیل واپس لینے کے احکامات جاری کریں۔

ثانیاً اگر کسی وجہ سے اپیل واپس لینے میں قانونی مشکلات یا رکاوٹیں حائل ہوں تو وفاقی حکومت چیف جسٹس آف پاکستان سے خصوصی استدعا کرے کہ وہ فوری طور پر شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کے لئے شریعت اپیلٹ بینچ تشکیل دے کر دینی اور قومی اہمیت کے حامل اس اہم مسئلے کا مسلسل سماعت کے ذریعے جلد از جلد فیصلہ کرے۔

ثالثاً آئندہ کے لئے ملکی سطح پر ہر قسم کے سودی لین دین پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کریں تاکہ مستقل طور پر سود کی لعنت سے چھٹکارہ مل سکے۔

رابعاً دفاعی اور دیگر مقاصد کے لئے ملکی سرمایہ داروں سے لئے گئے قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کرنے کا اعلان کیا جائے۔ "سود" پر پابندی سے اللہ کی ایک "حد" قائم ہو جائے گی جس سے ملک و قوم کی خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔

میاں نواز شریف صاحب آپ نے لاہور میں منعقدہ صوبائی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے بجا طور پر کہا تھا کہ "ہم نے اللہ تعالیٰ کی جانب ایک قدم بڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح مینڈیٹ کی حامل کامیابی عطا فرمائی"۔ میاں صاحب اس اصول کے تحت آپ سود پر پابندی عائد کر کے اللہ کی جانب پیش قدمی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ماضی کی طرح اپنی بے پایاں نصرت و حمایت سے آپ کو نواز دے گا شرط صرف آگے قدم بڑھانے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ ہے کہ "جو لوگ ہماری راہ میں محنت کوشش کرتے ہیں ہم لازماً ان کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں" بقول شاعر۔

مانگنے والا ہو کوئی تو ہم شان کی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو ہم دنیا بھی نئی دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ اور رسول کے احکامات کی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد فرض عین ہے، ڈاکٹر اسرار احمد

قرآن کالج لاہور کے طلباء کی تقریب سے خطاب

بروز جمعرات 13ر رمضان المبارک کو قرآن کالج اسرہ جات کی طرف سے قرآن آڈیٹوریم میں افطاری کے پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' ناظم حلقہ لاہور ڈویژن جناب محمد اشرف وصی' ناظم کالج وہاسٹل جناب عاطف وحید' پرنسپل جناب احمد شفیع چودھری اور دیگر اساتذہ کے علاوہ کالج کے طلبہ نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ رفیق تنظیم اور سال دوئم کے طالب علم عبدالسلام عمر نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد امیر محترم نے "اسلامی انقلابی جماعت میں طلبہ کا کردار" کے موضوع پر خطاب کیا۔

امیر محترم نے کہا جب کوئی شخص اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور اسے معبود مانتے ہوئے انبیاء علیہم السلام اور کتابوں پر ایمان لاتے ہوئے یوم آخرت پر بھی یقین رکھتا ہے تو ایسا شخص مسلمان کہلاتا ہے۔ ایسا شخص اگرچہ موروثی لحاظ سے مسلمان تو ہوتا ہے مگر جس ماحول یا معاشرے میں اس کی پرورش ہوئی ہو وہاں دین کا کوئی چلن ہی نہ ہو' نیکی و بدی میں کوئی امتیاز ہی نہ ہو' جہاں اسلامی شعار کا گزر مشکل سے ہی ہوتا ہو تو ایسے لوگوں کا معاملہ مختلف ہو گا۔ مگر ایسے لوگ جنہیں گھر میں دینی ماحول میسر آیا ہو اور ان کا محدود سا تصور دین محض عبادات یعنی نماز' روزہ' داڑھی رکھنا' تلاوت کرنا' حج اور عمرہ تک ہی محدود ہو تو والدین بھی مطمئن ہوتے ہیں کہ چلو لغویات اور غلط ماحول سے محفوظ ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب یہ معلوم ہو جائے کہ یہی چند عبادات بندگی کے زمرے میں نہیں آتیں بلکہ بندگی کا حق تب ادا ہوتا ہے جب انسان اپنی ذات کو ہمہ تن اور ہمہ وقت اللہ کے حکم کے مطابق ڈھال دے اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرے جو کہ فرض عین ہے۔ یہ شعور پیدا ہونے کے بعد تمام توانائیاں نیک کاموں اور خدمت خلق میں صرف ہونے لگیں۔ ہمارے معاشرے میں خدمت خلق کا مطلب صرف یہی سمجھا جاتا ہے کہ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دیا جائے' کنواں یا نلکا لگوا دیا جائے' سرائے بنا دی جائے بیمار کا علاج کروا دیا جائے' ہسپتال بنا دیا جائے یا کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کر دی جائے۔ یہ بھلائی اور خدمت خلق کی پہلی منزل ہے وہ لوگ جو اسی زندگی ہی کو کل زندگی سمجھ رہے ہیں وہ یہ کام کر رہے ہیں۔ مسلمان جن کے ہاں ایک اور زندگی کا تصور بھی موجود ہے اور وہی ابدی زندگی ہے۔ ان کے لئے سب سے اہم اور بڑی خدمت خلق یہ ہے کہ لوگوں کو آگاہ کیا جائے کہ قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا اور گنہگاروں اور بدکاروں کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو لوگ بلا سوچے سمجھے جہنم کے راستے پر جا رہے ہیں ان کا راستہ بدلنے کی کوشش کی جائے انہیں جہنم سے بچنے کی تاکید کی جائے اور ترغیب دی جائے تاکہ لوگ جہنم کی بجائے جنت میں جانے والے بن جائیں۔ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے سے بڑھ کر خدمت خلق اور نیکی اور کیا ہو گی' خدمت خلق' نیکی اور بھلائی کا دوسرا راستہ یہ ہے کہ جمہوریت کے نام سے رائج الوقت جو باطل' ظالمانہ اور کافرانہ نظام ہے جس میں مخصوص طبقات عوام الناس کے ہاتھ میں ووٹ کی پرچی دے کر ان کا خون چوس رہے ہیں۔ موجودہ جمہوریت دراصل سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی آمریت ہے جس میں عوام الناس کا جینا دوبھر کر دیا گیا ہے۔ لوگوں کو منظم کر کے اس نظام باطل کو ختم کرنا اور عادلانہ نظام قائم کرنا اصل خدمت خلق ہے۔ لوگوں کو جہنم کی بجائے جنت کی طرف موڑنا' نظام بدلنے کے لئے منظم جدوجہد کرنے کے لئے جماعت بنانا لازم ہے۔

مخصوص طبقات عوام کے ہاتھ میں ووٹ کی پرچی دے کر ان کا خون چوس رہے ہیں

لوگوں کو منظم کر کے باطل نظام کا خاتمہ اور عادلانہ نظام کا قیام اصل خدمت خلق ہے

حصول علم کے ساتھ ساتھ دینی فرائض کی ادائیگی بھی فرض ہے

جب تک اسباب جمع نہ ہوں کوشش کرتے رہنا ضروری ہے۔ ناگزیر ضرورتیں پوری کرتے ہوئے غلبہ دین کی جدوجہد میں وقت اور مال لگانا تاکہ اللہ کا عطا کردہ عادلانہ نظام نافذ ہو جائے یہی جہاد ہے۔

کسی بھی اسلامی انقلابی جماعت میں طالب علم اور غیر طالب علم میں کوئی فرق نہیں ہوتا علم حاصل کرنا تو ایک مسلسل عمل ہے جو کہ مہد سے لحد تک جاری رہتا ہے۔ طالب علم کی فضیلت اور اہمیت مسلم مگر اسلام میں تو انسان جونہی شعور کی زندگی میں داخل ہوتا ہے اس پر فرائض دینی کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی فرائض کی ادائیگی بھی فرض ہے۔ تعلیم دو طرح کی ہوتی ہے ایک ایسی تعلیم جس کا تعلق صرف معاش سے ہوتا ہے بے شک وہ تعلیم دینی ہو' سائنس کی ہو یا میڈیکل کی ہو جس کو ذریعہ معاش بنایا جائے اگر کوئی شخص کسی مسجد کا خطیب ہے' درس و تدریس کا کام کر رہا ہے اور اپنے چوبیس گھنٹے اسی میں صرف کرتا ہے مگر یہ اس کا پروفیشن ہے اور اس کا معاوضہ لے رہا ہے تو یہ دین کے لئے جدوجہد نہیں ہو گی۔

اسلامی انقلابی جماعت میں طلبہ کے کردار کے تین درجے ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے ہیں اول خود اللہ کے احکامات کی پابندی کرنا' دوم اللہ کے دین کی شہادت دینا' سوم اللہ کے دین کی اقامت کے لئے التزام جماعت اور جماعت کے نظم کے اندر رہتے ہوئے جدوجہد کرنا۔ میں نے خود انیس سال کی عمر میں مولانا مودودی کا کتابچہ "شہادت حق" پڑھا اور اس وقت سے میری زندگی کی اولین ترجیح یہی جدوجہد ہے۔ جو کچھ میں نے اپنے لئے پسند کیا اسی سے آپ کو آگاہ کر رہا ہوں اس لئے کہ حدیث نبوی ہے کہ "کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے"۔

میں آپ کو بھی یہی مشورہ دوں گا جس پر میں نے اپنی زندگی گزاری ہے۔ اس میں طالب علم اور غیر طالب علم کا فرق نہیں ہے بلکہ شعور اور غیر شعور کا فرق ہے۔ بعد نماز مغرب امیر محترم نے تنظیم میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے بیعت لی اور پرانے رفقاء نے تجدید بیعت کی اور اس کے ساتھ ہی پروگرام اختتام کو پہنچا۔

رپورٹ : ڈاکٹر شادی بیگ نیازی
نقیب اعلیٰ اسرہ جات قرآن کالج لاہور

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

ماہ رمضان میں گوجرانوالہ اور گجرات میں دورہ ترجمہ قرآن منعقد ہوا۔ گوجرانوالہ میں ناظم حلقہ شاہد اسلم نے مسجد الفاروق میں ترجمہ و تشریح کی سعادت حاصل کی۔ یہاں اوسط حاضری 30 سے 40 رہی۔ گجرات میں جناب شمس العارفین نے مکمل ترجمہ کا پروگرام کیا۔ یہ پروگرام تنظیم اسلامی گجرات کے دفتر میں منعقد ہوا۔

***

اسرہ ڈسکہ کے زیر اہتمام ہفت روزہ تفہیم دین کورس رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ میں منعقد ہوا۔ روزانہ عصر تا مغرب 7 نشستیں منعقد ہوئیں۔ اوسط حاضری 30 تا 50 احباب پر مشتمل رہی۔ مقررین میں مرزا ندیم بیگ' شاہد اسلم اور نعیم اختر عدنان نائب ناظم نشرواشاعت شامل تھے۔ خصوصی محنت کے لئے نقیب اسرہ ڈسکہ محمد اقبال اور سلیمان نذیر کے نام قابل ذکر ہیں۔ ڈسکہ شہر میں فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر پروگرام کو منفرد مقبولیت کا اعزاز حاصل ہے جس میں دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث اور شیعہ حضرات شامل ہوئے اور دین کا مکمل تصور ذہنوں میں نقش کر کے گھروں کو لوٹے۔

حلقہ کی سرپرستی اور اسرہ کامانوالہ کے رفقاء خصوصاً محمد بوٹا کے رابطے سے قصبہ کنڈن سیان میں ایک روزہ تفہیم دین پروگرام ہوا جس میں دو لیکچر ہوئے۔ حضور کا مشن شاہد اسلم نے جب کہ موجودہ دور میں غلبہ دین کا اصل طریقہ کار مرزا ندیم بیگ نے واضح کیا۔ یہ پروگرام سوشل ویلفیئر سوسائٹی سے وابستہ نوجوانوں نے جن کے ناظم اور روح رواں محمد سعید ہیں منعقد کروایا سوسائٹی اور قصبہ کے تقریباً 25 نوجوانوں نے نہایت توجہ سے لیکچر سنے اور تقریباً پون گھنٹہ دونوں مقررین سے نہایت مفید سوالات کئے۔

***

لاہور میں منعقد ہونے والی مبتدی تربیت گاہ کی تاریخوں میں تبدیلی

مرکزی دفتر لاہور میں 14ر مارچ سے منعقد ہونے والی مبتدی تربیت گاہ جمعۃ المبارک کی بجائے اتوار کو ہفتہ وار تعطیل کی وجہ سے اب 16ر مارچ اتوار سے 22ر مارچ ہفتہ تک ہو گی شرکت کے خواہشمند رفقاء تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

منجانب : مرکزی شعبہ تربیت تنظیم اسلامی پاکستان